بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کے ضمن میں آپؓ کی طرف سے بھیجی گئی مہمات کا تذکرہ اور ان مہمات میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا نہایت دلگداز و ایمان افروز بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17ء جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں گیارہ مہمات ہوئی تھیں۔ پہلی مہم جو کافی لمبی تھی وہ تو بیان ہوئی بقیہ دس مہمات میں سے دو اور تین کے ذکر میں یہ آتا ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت عرفجہ کے ذریعہ سے یہ مہم سر کی گئی جو عمان کے مرتد باغیوں کے خلاف تھی۔ عمان بحرین کے قریب یمن کا ایک شہر ہے۔ یہاں بت پرست اور مجوسی آباد تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عمان ایرانیوں کی عملداری میں شامل تھا اور ان کی طرف سے جیفر نامی شخص عامل مقرر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب کے چاروں طرف ارتداد اور بغاوت پھیل گئی تو حضرت ابوبکر نے حضرت عمرو بن عاص کو عمان سے مدینہ طلب فرما لیا۔ دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لقید بن مالک ازدی ان میں اٹھا جس کا لقب ذوالتاج تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور عمان کے جاہلوں نے اس کی پیروی کی۔ یہ عمان پر قابض ہو گیا اور جیفر اور اس کے بھائی عباد کو پہاڑوں میں پناہ لینی پڑی۔ جیفر نے حضرت ابوبکر کو اس ساری صورتحال سے باخبر کیا اور مدد طلب کی۔ حضرت ابوبکر نے ان کے پاس دو امیر بھیجے ایک حذیفہ بن محصن غلفانی حمیری کو عمان کی طرف اور دوسرے عرفجہ بن حرسمہ کو مارا کی طرف اور حکم دیا کہ وہ دونوں ساتھ ساتھ سفر کریں اور

جنگ کا آغاز عمان سے کریں۔ مارا یمن کے ایک قبیلے کا نام تھا اور حکم دیا کہ جب عمان میں جنگ ہو تو حذیفہ قائد ہوں گے اور جب مارا میں جنگ ہو تو حذیفہ سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

حضرت ابو بکر نے ان دونوں کی مدد کے لئے حضرت عکرمہ بن ابو جہل کو روانہ کیا۔ حضرت ابو بکر کے حکم کے مطابق عکرمہ اپنی فوج کے ساتھ عمان کی طرف عرفجہ اور حذیفہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور قبل اس کے کہ وہ دونوں عمان پہنچتے عکرمہ عمان کے قریب ایک مقام رجام میں ان دونوں سے جا ملے اور انہوں نے جیفر اور اس کے بھائی عباد کے پاس اپنا پیغام بھیج دیا۔ مسلمان لشکر کے سرداروں کے پیغام ملنے کے بعد جیفر اور عباد اپنی اپنی قیام گاہوں سے نکلے جو پہلے چھپ گئے تھے اور انہوں نے صحار میں آکر پڑاؤ کیا اور حذیفہ اور عرفجہ اور عکرمہ کو کہلا بھیجا کہ آپ سب ہمارے پاس آجائیں۔ چنانچہ مسلمانوں کا لشکر صحار میں جمع ہو گیا اور متصلہ علاقوں کو مرتدین سے پاک کر دیا۔ اُدھر لقید بن مالک کو اسلامی لشکر کے پہنچنے کی خبر ملی تو وہ اپنی فوج لے کر مقابلے کے لئے نکلا اور دبا کے مقام پر فروکش ہوا۔ دبا کے مقام پر لقید کی فوج کے ساتھ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ ابتدا میں لقید کا پلہ بھاری رہا اور قریب تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جاتی لیکن پھر لقید کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور دس ہزار مقاتلین کو تہ تیغ کیا اور بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا۔ مال و بازار پر قبضہ کر لیا اور اس کا خمس عرفجہ کے ہاتھ حضرت ابو بکر کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اس طرح عمان میں بھی اس فتنہ کا خاتمہ ہو گیا اور مسلمانوں کی حکومت پائیدار بنیادوں پر قائم ہو گئی۔

جنگ کے بعد حذیفہ نے عمان ہی میں سکونت اختیار کر لی اور یہاں کے حالات کی درستی اور امن و امان قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور عرفجہ مال غنیمت لے کر مدینہ چلے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عکرمہ کو پہلے ہی حکم دے رکھا تھا کہ جب تم حذیفہ اور عرفجہ کی مدد سے فارغ ہو جاؤ تو پھر مہرہ چلے جانا پھر وہاں سے یمن چلے جانا یہاں تک کہ یمن اور حضرموت کی کارروائیوں میں مہاجر بن ابوامیہ کے ساتھ رہنا اور عمان اور یمن کے درمیان جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا ہے ان کی سرکوبی کرنا اور مجھے جنگ میں تمہارے کارہائے نمایاں کی خبر پہنچتی رہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ مسلمانوں کی بڑی فوج کے ساتھ دوسرے مشرکین کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھ گئے انہوں نے مہرہ سے اپنی جنگی کارروائی کی ابتدا کی۔ عکرمہ نے مہرہ قبیلے اور اس کے مضافاتی علاقوں پر چڑھائی کر دی۔ ان کے مقابلہ کے لئے مہرہ کے لوگ دو گروہوں میں تقسیم گئے۔ ایک گروہ بمقام جیروت شخریت کی سرکردگی میں مورچہ زن تھا دوسرا گروہ نجد میں بنو محارب کے ایک شخص مسبع کی سرکردگی میں تھا۔ یہ دونوں سردار ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ جب عکرمہ نے شخریت کے ہمراہ تھوڑی تعداد میں لوگ دیکھے تو انہوں نے اسے اسلام کی

طرف رجوع کرنے کی دعوت دی۔ یہ پہلے مسلمان تھا۔عکرمہ نے دعوت دی کہ دوبارہ مسلمان ہو جاؤ اور اب مسلمانوں سے جنگ نہ کرو۔ چنانچہ اس ابتدائی تحریک پر ہی شخریت نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا۔پھر عکرمہ نے مسبع کو اسلام کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا۔بہرحال عکرمہ نے اس کی طرف پیش قدمی کی اور شخریت بھی آپ کے ساتھ تھا ان دونوں کا نجد میں مسبع کے ساتھ مقابلہ ہوا۔اللہ نے مرتد باغیوں کے لشکر کو شکست دی اور ان کا سردار مارا گیا۔مسلمانوں نے بھاگنے والوں کا تعاقب کیا اور ان میں سے بہت سی تعداد کو قتل کیا اور بکثرت قیدی بنائے گئے اور مال غنیمت میں دو ہزار کی تعداد میں عمدہ نسل کی اونٹنیاں بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔

حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عکرمہ کو ہدایت دی تھی کہ مہرہ کے بعد یمن چلے جانا اور یمن اور حضرموت کی کارروائیاں میں حضرت مہاجر بن ابو امیہ کے ساتھ رہنا اور عمان اور یمن کے درمیان جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا ہے ان کی سرکوبی کرنا چنانچہ حضرت عکرمہ حضرت ابو بکر صدیق کے اس ارشاد کی تعمیل میں مہرہ سے نکل کر یمن کی طرف روانہ ہوگئے۔حضرت عکرمہ نے اپنا مکمل قیام جنوبی یمن میں ہی رکھا اور وہاں نخا اور حمیر کے قبائل کی سرکوبی میں مشغول رہے اور شمالی یمن کی طرف بڑھنے کی نوبت ہی نہ آئی۔یمن کے ساتھ ہی قندہ قبیلہ آباد تھا جو حضرموت کے علاقے میں تھا۔اس علاقے کے عامل حضرت زیاد بن لبید تھے۔انہوں نے زکوۃ کے بارے میں سختی کی تو ان کے خلاف بغاوت برپا ہو گئی۔چنانچہ حضرت عکرمہ اور حضرت مہاجر بن ابو امیہ دونوں ان کی مدد کے لئے پہنچے۔

بہر حال جب حضرت عکرمہ مرتدین کی مہمات سے فارغ ہوئے تو پھر مدینہ لوٹ گئے۔جب آپ مدینہ پہنچے تو حضرت ابو بکر نے آپ کو حکم دیا کہ خالد بن سعید کی مدد کے لئے روانہ ہو جائیں۔حضرت عکرمہ نے اپنی فوج کو جس نے آپ کے ساتھ ارتداد کی جنگوں میں شرکت کی تھی چھٹی دے دی تھی۔ حضرت ابو بکر نے ان کے بدلے دوسری فوج تیار کی اور انہیں حکم دیا کہ عکرمہ کے پرچم تلے شام کے لئے روانہ ہو جائیں۔وہاں حضرت عکرمہ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور بڑی دلیری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اس کی تفصیل انشاء اللہ شام کی مہمات میں بیان ہو جائے گی۔

پانچویں مہم حضرت شرحبیل بن حسنہ کی مرتد باغیوں کے خلاف تھی۔حضرت شرحبیل ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے آپ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو مدینہ میں آپ بنو زریق کے مکانوں میں قیام پذیر ہوئے۔خلافت راشدہ میں یہ مشہور سپہ سالاروں میں سے ایک تھے۔اٹھارہ ہجری میں 67 سال کی عمر میں طاعون عمواس میں وفات پائی۔

چھٹی مہم جو ہے یہ حضرت عمرو بن عاص کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابو بکر نے ایک جھنڈا حضرت عمرو بن عاص کو دیا تھا اور ان کو تین قبائل قضاعہ ودیعہ اور حارث کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا تھا۔ قضاعہ بھی عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے جو مدینہ سے دس منزل پر وادی القریٰ سے آگے مدائن صالح کے مغرب میں آباد ہے۔ حضرت عمرو بن عاص کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ کے والد کا نام عاص بن وائل آپ کی والدہ کا نام نابغہ بنت حرملہ تھا۔ حضرت عمرو بن عاص نے آٹھ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام قبول کیا۔ ان کے کارناموں میں سے ایک نمایاں کارنامہ مصر کی فتح بھی ہے۔

حضرت ابو بکر نے جو گیارہ عَلم تیار کرائے تھے ان میں سے ایک عَلم حضرت عمرو بن عاص کے لئے بھی تھا۔ آپ نے انہیں قضاعہ کے مرتدین سے جنگ کرنے کا کام سپرد کیا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی جنگ ذات السلاسل میں قبیلہ قضاعہ سے لڑ چکے تھے اور اس قبیلہ کے تمام حالات اور تمام راستوں سے بخوبی واقف تھے۔ بنو قضاعہ خوشی سے اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے ان کے دل اسلام کی محبت سے خالی تھے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بارگاہ خلافت سے حکم ملتے ہی عمرو بن عاص اپنے لشکر کے ساتھ قضاعہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ بنو قضاعہ جنگ کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ مقابلہ شروع ہوا گھمسان کا رَن پڑا۔ پہلے کی طرح اب بھی قضاعہ کو شکست کھانی پڑی اور حضرت عمرو بن عاص ان سے زکوۃ لے کر اور انہیں دوبارہ حلقہ بگوش اسلام بنا کر مظفر و منصور مدینہ واپس آ گئے۔ حضور انور نے فرمایا باقی مہمات کا ذکر انشاء اللہ آئندہ ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ